

”جسے دیکھو امیر کارواں ہے“

(جناب سبیل شاہ جہاں پوری)

حسرت و صبرِ عظیم کون دم کاں ہے جسوں کون دم کاں پر حکمراں ہے
یہ نادانو! جو ہر کی دو کاں ہے یہاں حسنِ نظر کا انتقال ہے
تمہارے دم قدم سے گلستاں ہو جدِ ہر تم ہو ادھر سارا جہاں ہے
ذرا لے طائرانِ وقت ہشیار بڑی کمزور شاخِ آشیاں ہے
سحر کو ظلمتیں گھیرے ہوئے ہیں نکل لے نیسرتا باں کہاں ہے
مرے افسانے کی شہرت نہ دیجے کہ اس میں آپ کی بھی داستان ہے
فریبِ دوستِ تجھ سے کیا شکایت مری قسمت ہی مجھ پر مہرباں ہے
وہ کلیاں بن کھلے مرجھار ہی ہیں! کہ جن پر انحصارِ گلستاں ہے
مری بربادیوں پر پہننے والے اب اس کے بعد تیرا امتحاں ہے
نیم صبح آہستہ گزرنا !!! بہت بیکل مریضِ ناتواں ہے
الہی خیر میرے کاررواں کی جسے دیکھو امیرِ کارواں ہے

شبِ فرقت ستاروں کی چمک بھی!

دلِ سبیل پہ ضربِ ناگہاں ہے